49992 ـ كيا حيض كى حالت ميں عورت عمره كااحرام باندھ لے ؟

سوال

ہم عنقريب عمره كى ادائيگى كےليے جائيں گے اوريہ سفر دس يوم پرمشتمل ہوگا پہلے تومدينہ شريف جائيں گے اورپھرمكہ ، ليكن مسئلہ يہ ہے كہ ميرى ماہوارى مدينہ سے مكہ جاتے وقت شروع ہوگي لھذا ہم مكہ جاتے وقت ابيارعلى (ذوالحليفہ) سے احرام باندھيں گے توكيا ميرا حالت حيض ميں ان كےساتھ احرام باندھنا صحيح ہے ؟ ميرى ماہوارى مكہ ميں ختم ہوگي لھذا ميں مكہ كس مقام سے احرام باندھوں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

حائضہ عورت جب حج يا عمره كے اراده سے ميقات سے گزرے تواس پرميقات سے احرام باندھنا واجب اورضرورى ہے ، اس كےليے جائزنہيں كہ وه احرام ميں تاخيركرے اورپاك صاف ہوكرمكہ مكرمہ جاكراحرام باندھے ۔

سنت نبويہ اوراجماع اس پردلالت كرتے ہيں كہ حيض احرام كے منافى نہيں ، لھذا حائضہ عورت احرام باندھے گي اورپاك صاف ہونے اورغسل كرنے كے بعد عمره كى ادائيگي كرے گي ۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالى نے جابربن عبداللہ رضي اللہ تعالى عنہما نے اسماء بنت عميس رضي اللہ تعالى عنہا كے باره ميں بيان كيا ہے كہ :

جب انہوں نے ذوالحليفہ ميں بچہ جنم ديا تورسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ابوبكررضي اللہ تعالى عنہ كوفرمايا تھا كہ اسے حكم دو كہ وه غسل كرے اوراحرام باندھ لے ۔ صحيح مسلم حديث نمبر (1210) ۔

امام نووى رحمہ اللہ تعالى كہتے ہيں :

نفست يعنى انہوں نے بچہ جنم ديا ۔

اس حديث ميں حائضہ اورنفاس والى عورت كےاحرام كے صحيح ہونےاور احرام كےليے غسل كرنے كے استحباب كى دليل پائي جاتى ہے ۔اھـ

نبى صلى اللہ عليہ وسلم كى زوجہ ام المؤمنين عائشہ رضي اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ ہم حجة الوداع كے موقع

پرنبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے -- میں مکہ پہنچی تومجھے ماہواری شروع ہوچکی تھی لھذا میں نے بیت اللہ کا طواف اورصفامروہ کی سعی نہ کی ، تومیں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی شکایت کی تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

اپنا سرکھولو اورکنگھی کرواورحج کا احرام باندھ لو --- الحدیث

دیکھیں : صحیح بخاری باب باب کیف تھل الحائض والنفساء حدیث نمبر (1556) یعنی حائضہ اورنفاس والی عورت حج کا احرام کیسے باندھے ، صحیح مسلم حدیث نمبر (1211) -

امام نووی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اس حدیث میں دلیل ہے کہ حائضہ اورنفاس والی عورت اوربے وضوء اورجنبی شخص کے طواف اورطواف کی دورکعتوں کے علاوہ باقی سارے اعمال حج اوراقوال صحیح ہیں ، لھذا اس کا عرفات میں وقوف وغیرہ صحیح ہوگا جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے ، اوراسی طرح حج میں مشروع غسل کرنا بھی حائضہ عورت اوردوسروں کےلیے مشروع ہوگا جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں ، اوراس حدیث یہ بھی دلیل پائي جاتی ہے کہ حائضہ عورت کا طواف صحیح نہیں ہوگا ، اس پرسب کا اتفاق ہے - اھ

ابن عباس رضي اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نےفرمایا :

جب حائضہ اورنفاس والی عورت میقات پرپہنچے تووہ غسل کرکے احرام باندھیں اوربیت اللہ کے طواف کے علاوہ باقی سارے مناسک پورے کریں - سنن ابوداود حدیث نمبر (1744) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ابوداود میں اسے صحیح قرار دیا ہے -

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حائضہ اورنفاس والی عورت کواحرام باندھنے اورتلبیہ کہنے کا حکم دیا ہے ، اوراس میں جوکچھ اللہ تعالی کا ذکر ہے اسے بھی کرنے کا کہا ہے اورانہیں میدان عرفات میں وقوف کرنے اوردعا اوراذکار کرنے ، اوراللہ تعالی کے ذکر کےساتھ رمی جمرات کرنے کا بھی حکم دیا ہےحالانکہ ان سب میں اللہ تعالی کا ذکربھی پایاجاتا ہے ، یہ سب کچھ ان کےلیے مکروہ نہیں بلکہ اس پرایسا کرنا واجب ہے - اھ دیکھیں : الفتاوی الکبری (1 / 447) -

اورشیخ ابن باز رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

جب حائضہ اورنفاس والی عورت میقات پرپہنچے تواگرحج یا عمرہ فرضی ہوتوان کے لیے احرام باندھنا واجب ہے ،

اوراگرانہوں نے فرضي حج اورعمرہ کی ادائیگي کرلی ہو اورنفلی کرنا چاہتی ہوں توپھربھی دوسروں کی طرح ان کےلیے میقات سے احرام باندھنا مشروع ہے جس طرح دوسری پاک صاف عورتیں حج یا عمرہ کا احرام میقات سے باندھتی ہیں ۔اھ

دیکھیں : مجموع الفتاوی (16 / 126) ۔

اورشیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

وہ عورت جسے احرام باندھنے سے قبل ہی ماہواری شروع ہوجائے اس کے لیے حالت حیض میں ہی احرام باندھنا ممکن ہے کیونکہ جب ابوبکررضي اللہ تعالی عنہ کی بیوی اسماء بنت عمیس رضي اللہ تعالی عنہانے ذوالحلیفہ میں بچہ جنم دیا تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں غسل کرکے لنگوٹ باندھ کراحرام باندھنے کا حکم دیا تھا ،
اورحیض والی عورت بھی اسی طرح احرام باندھے گی ، اوروہ پاک صاف ہوکرغسل کرنے تک احرام کی حالت میں ہی رہے گی اورپھربیت اللہ کا طواف اورسعی کرے گی ۔ اھ

دیکھیں : رسالۃ 60سؤالا فی احکام الحیض ۔

واللہ اعلم .